شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔

شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ

مصنف: شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ مفتی محمد سعید

سراجی نقشبندی مجددی

مکتبہ سراجیہ مجددیہ موسیٰ زئی شریف

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرست

تعارف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ

حضرت شیخ الحدیث حافظ مفتی محمد سعید سراجی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ان الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء و خاتم الانبیاء اما بعد

عزیزی حافظ احمد طلحہ سراجی نے عرش اشتباہ خانقاہ عالیہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے مشائخ کرام نقشبندیہ مجددیہ کا شجرہ طیبہ مرتب کیا ہے۔ یہ شجرۃ طیبہ موسومہ بہ سلسلۃ الذہب تصنیف لطیف شیخی وامامی مرشدی حضرت خواجہ محمد اسماعیل ذبیح شیخ المشائخ متوکل علی اللہ نے انیس سو ساٹھ (1960) میں مریدان باصفا اور مخلصین کے لئے تصنیف فرمایا تھا۔ یہ شجرہ شریف ایک روحانی غذا ہے اور ذکر الہی سے قلوب کو منور کرنے کا طریقہ ہے۔ اس کی اصل اور بنیاد اور دارومدار قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے ارشاد باری تعالی ہے شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ کہ یہ دینی غذا روحانی جلاء اور جملہ امراض باطنی کے لئے پیغام شفاء جس کی جڑ اور بنیاد مضبوط یعنی دینی بنیاد اور اس کی عملی شاخیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ جملہ سلاسل عالی کے بزرگان دین اولیاء عظام کے شجرہ جات منصہ شہود پر تحریر اور موجود ہیں۔ ہمارا تعلق فیض سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ (ذیل وضمن میں قادریہ چشتیہ سہروردیہ شطاریہ مداریہ قلندریہ اور اولیہ) سے ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا باطنی فیضان اور طریقہ سلوک بحر اول، منبع فیوضات اور انوارات الہیہ کا مسکن جناب اقدس حضرت اعظم نبی محتشم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر سے جاری ہو کر سینہ بسینہ خلیفہ اول خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قلب اطہر میں منتقل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تابعین وتبع تابعین مشائخ کرام کے قلوب کو مطلع انوار بناتا ہوا یہ روحانی فیض شیخ الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے قلب اطہر میں جمع ہوا۔ جنہوں نے پھر اس سلسلہ عالیہ کی نقشبندی فرمائی اور امت کو جوڑا اور طریقہ کی اشاعت کا باضابطہ نصاب متعین کر کے خلفاء، مریدین، مشائخ، عوام اور خواص کی تربیت فرمائی۔ اس سلسلہ عالیہ کا نام نقشبندیہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نسبت سے ہے ۔پھر آگے جا کر یہ سلسلہ پوری آب و تاب سے حضرت شیخ المشائخ مجدد و منور الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات مسعود میں جمع ہوا۔ آپ آفتاب نقشبندی بن کر آفاق پر چھائے اور سلاطین سے لے کر مملوک و عامۃ الناس کی باطنی تطہیر کا ذریعہ بنے۔ آپ نے شریعت و طریقت کا ایسا حسین امتزاج فرمایا کہ مجدد الف ثانی کے نام سے ایک عالم نے آپ کو یاد کیا۔ آپ نے پوری

شدومد سے کفر و الحاد و زندقہ و رفض۔ نام نہاد رسوم و بدعات کا قلع قمع کیا اور خلق کو شریعت مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج آشنا بنایا۔آپ کی توجہ باطنی اور فیض انور سے ہزارہا لوگ فیض یاب ہو کر ولی اور عارف بنے۔علماء اورصوفیاء کی ایک کثیر جماعت آپ سے باطنی سلوک کے اکتساب کے لیے منسلک ہوئی۔آپ نے کہاحقہٗ ما انا وعلی اصحابی کا علم بلند کر کے اور جملہ باطلہ فرق کی سر کو بی اپنی تعلیمات وتوجوہات کی شمشیر براں سے کی۔آپ کے خلفاء میں آپ کے نائب مناب قیوم زماں خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ نے آپ ہی کے نقش قدم پر فیض نقشبندیہ مجددیہ کو ایک عالم میں پھیلایاجبکہ آپ کے نائب منیب سلطان الاولیاء حضرت خواجہ سیف الدین علیہ الرحمہ نے یہی فیض و برکت اپنے عہد کے خواص اور عوام تک ارزاں فرمایا اور برصغیر پاک و ہند اور خراسان ترکی تک جس کی شاخیں پھیلی۔سلسلہ عالیہ چلتے ہوئے خواجہ نور محمد بدایونی سید محسن دہلی سے ہوتا ہوا حضرت شاہ مرزا مظہر جان جاناں شہید مشہوربہ مزرائے نازک دماغ کی ذات مسعود پر پہنچا۔جن کی نسبت سے خانقاہ مظہریہ دہلی قائم ہوئی اور نقشبندی فیض و معرفت کی ارزانی ہوئی۔اسی مسند عظیم پر حضرت شاہ غلام علی دہلوی حضرت شاہ ابو سعید اور پھر حضرت شاہ احمد سعید مجددی بالترتیب فائض المرام ہوئے۔حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی نے مشائخ نقشبندیہ کی یہ امانت خلیفہ دوست محمد قندھاری مشہور بہ حضرت حاجی صاحب کو سونپی۔اور خود ہجرت مدینہ پر عازم ہوئے۔وہیں نقشبندی مجددی طریقہ کو عامۃ الناس کی باطنی تربیت کےلئے رواج بخشا۔ایک خلق نے آپ سے فیض و برکت حاصل کیا۔حضرت شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی علیہ الرحمہ والرضوان نے بالترتیب خانقاہ مظہریہ دہلی شریف حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاری کی خانقاہ موسی زئی شریف اور خانقاہ غنڈان خراسان کا انتظام و انصرام حضرت قبلہ حاجی صاحب کے سپرد فرمایا اور ہندوستان میں اپنی مسند پر حاجی صاحب کو متمکن فرمایا۔حضرت حاجی صاحب نے خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کو مسکن بنایا اور ایک خلقت نے آپ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا سلوک طے کیا۔اور سیکڑوں خلفاء اور مشائخ آپ کی صحبت فیض سے اجازت یافتہ ہوئے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو رواج دیا۔آپ کا وجود مسعود علاقہ دامان وخراسان کے لئے غنیمت تھا۔حین حیات میں اپنے قلب اطہر منبع فیوض سے ایک عالم کے قلوب کی تطہیر و تزکیہ کا کام اپنی توجہات باطنی اور

سلوک نقشبندیہ کے اسلوب پر سرانجام فرمایا۔اور دائمی فیوضات ثابتہ کے ساتھ علاقہ دامان کے قصبہ موسی زئی شریف کی خاک کو اپنا وجود بخشا۔آپ کے دم قدم سے قصبہ موسی زئی موسیٰ زئی شریف بنا۔ آپ کی مرقد مبارک مرکز تجلیات سے آج بھی اسی تمکنت سے فیض کی ارزانی جاری ہے۔حضرت حاجی صاحب کے خلیفہ خاص حامل ضمنیت خواجہ محمد عثمان دامانی علیہ الرحمۃ والرضوان ہوئے اور حاجی صاحب کی مسند مبارک پر جانشین ہوئے اور حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا جانشینی کا حق ادا فرمایااور ایک عالم کو طریقہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض فرمایا۔اور خانقاہ ثلاثہ کا انتظام و انصرام فرمایا آپ کے بعد آپ کے خلیفہ نائب مناب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم الشان شیخ شا ہ خواجہ محمد سراج الدین علیہ الرحمہ نے اس سلسلہ کے فیضان کو چار چاند لگائے۔نہایت قلیل عمری میں آپ سے اکتساب فیض کرنے والے مشائخ اطراف عالم میں پھیلے 36 سال کی عمر مختصر میں دار فنا سے دار بقاء سدھارے۔بقول مولانا حسین علی علیہ الرحمہ آپ کا فیضان حضرت علی ہجویری مشہور داتا گنج بخش کے پائے کا تھا۔اور آپ کی پر شکوہ عارفانہ زندگی شیخ الطریقہ خواجہ عبیداللہ احرار کے مثل تھی۔آپ کے خلیفہ نائب مناب شیخ المشائخ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم قلندر علیہ الرحمہ والرضوان نے آپ کی مسند پر فیض کے سلسلہ کا کام بطریقہ احسن منتسبین و مریدین کو وافر پہنچایا اور حضرت کبار ثلاثہ کی کامل اتباع فرمائی۔شریعت و طریقت کو مروج فرمایا۔آپ کے جانشین متوکل علی اللہ شیخ حضرت خواجہ محمد اسماعیل ذبیح اپنے عہد میں سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ الطریقت ایک سند کی حیثیت سے آفاق میں مشہور ہوئے اور سلسلہ عالیہ کے فیوضات کو با نصیبوں تک افزوں پہنچایا حضرت شاہ اسماعیل ذبیح نے شریعت و طریقت کے تلازم کو قائم رکھا اور تصوف و سلوک کے حقیقی شعار کو اپنا کر خلق کی رہبری فرمائی۔بقول حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

ان اولیاء خمسہ کے مزارات پر انوار خانقاہ شریف موسی زئی میں مسجد کے احاطے میں طرف شمال مرکز تجلیات اور منبع فیوضات کی صورت میں موجود ہیں۔جہاں پر حاضری دینے والے زائرین اور مخلصین کو

وجد و کیف کی وہی قدیم لذت حاصل ہوتی ہے جس کی ارزانی ان مشائخ کبار کی حیات میں موجود تھی ان مشائخ کبار کے مزارات پر حاضری سے فکر کو جلا ملتی ہے عقدہ کشائی ہوتی ہے اور قبولیت دعا کا وسیلہ ہے۔بقول حضرت خواجہ غلام حسن سواگی خلیفہ حضرت شاہ سراج الدین علیہ الرحمہ والرضوان

کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان دامانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو خالص طلب دین کی نیت سے تین مرتبہ اس خانقاہ احمدیہ سعیدیہ میں مزارات کی زیارت کے لئے آئے گا وہ عارف بن کر جائے گا۔بقول قاضی عبد الجلیل انگوی صاحب حضرت مولانا حسین علی صاحب حضرات کے مزارات پر عشاءسے صبح کی اذان تک مراقب رہتے۔ذیل میں شجرہ طیبہ ذکر کیا جائے گا۔شجرہ طیبہ کا ورد حصول فیض و برکت کا ذریعہ ہے اور قبولیت دعا کے لیے یہ وسیلہ اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔اس سے قبل سالکین کے لیے کچھ نصیحتیں وہدایات درج کی جاتی ہیں۔ہر مخلص سالک کے لئے حق ہے کہ صبح و شام اس سلسلہ شریف کا ورد کریں تاکہ دل مصفی ہو اور دماغ معطر ہو۔اور دائمی ابدی سرور حاصل ہو۔شجرہ طیبہ کاورد آج کے پرفتن دور میں صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لئے ایک اعلی ہتھیار ہے اور حرز یمانی ہے۔اس لئے سالک کے لئے ضروری ہے کہ شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر اپنی مستعار زندگی کو چلائےاور عبادات ،معاملات، معاشرت اور حسن اخلاق میں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق راہ عمل اختیار کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور سیرت کو اپنائے۔قلب ،اعضاء و جوارح کو ہر دم ذکر اللہ میں مشغول رکھے۔سالک راہ ہدایت کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ دور میں کسی مروجہ فرقہ بندی ،شدت پسندی ،افراط و تفریط اور فروعی مسائل میں اختلافات اور مسائل کے نام پر بننے والے مسالک سے اپنی سوچ اور فکر کو بلندوبالا رکھے اور فقط یاد الٰہی میں مشغول رہے۔ادب ،خدمت، محبت اور صبر شکر جیسے اخلاق اعلی سے خود کو مزین رکھے۔ہمارے حضرات مشائخ کرام نے فقہ حنفی ماتریدی کو اپنایا اور مجددی مشرب پر عمل پیرا ہوئے۔مجددی مشرب کی پہچان اپنے ظاہر و باطن کو شریعت مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنا ہے جس میں کسی قسم کی زیادتی اور کمی کی گنجائش ہر گز نہیں ہے۔اللہ رب العزت ہمیں سیدھی راہ پر چلائے اور ان مشائخ کرام کے فیوضات سے مالا مال فرمائے۔ہمیں دنیا و عقبیٰ میں عافیت عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

۔سالک راہ ہدایت کے لئے ازبس ضروری ہے کہ سیرت میں اور صورت میں حضور کریم صلی وسلم کی اتباع کرے اور موکدہ سنتوں کی پابندی نیز سنن متواترہ ، نفل اوقات تہجد ،چاشت ،اشراق اور اوابین کی پابندی کرے۔ قرآن اور ذکر اللہ میں دھیان لگائے اور قلب کو ماسوی اللہ سے فارغ رکھے۔ عمامہ، مسنون داڑھی قبضہ اور صوفیا کا لباس پہنے۔ خوش اخلاقی سے ہر کسی سے ملے۔الغرض مکمل شریعت کا نمونہ بننے اور اس کی چلتی پھرتی دعوت بنے۔ہمارے حضرت خواجہ علامہ محمد اسماعیل سراجی مجددی نقشبندی علیہ الرحمہ والرضوان شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ گفتار و کردار میں اسلاف مجددیہ کا نمونہ تھے۔متابعت سنت میں زندگی کے ایام بسر کرنا آپ کا معمول تھا۔ہر چھوٹے بڑے کام میں اس بات کا خصوصی اہتمام کرتے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز اور رد عمل کیسا تھا معمولات زندگی، گھر، باہر ،اور میل جول ان سب میں اپنی شخصیت اور کردار سے غلامی رسول اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمہ پیکر تھے۔ سفروحضر میں مریدین، منسلکین اور متوسلین کو اتباع و اطاعت شریعت مطہرہ کا اپنے بیانات میں درس دیتے ۔آپ کی صورت و سیرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر کا عکس تھی۔اللہ تبارک و تعالی ہمیں اپنے اسلاف و اکابر کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہم لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والآخرۃ الا قضیتہا یا ارحم الراحمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

مقدمہ مجموعہ فوائد عثمانی

مترجم احمد طلحہ سراجی

مصنف مولانا سید اکبر علی شاہ دہلوی مدفن موسی زئی شریف خلیفہ حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ۔

یہ مقدمہ حق سبحانہ کے ذکر میں مشغول ہونے کی کیفیت کے بیان میں ہے۔اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ احمدیہ (اللہ اس سلسلہ کے فیض کے انوارات کو تمام جہانوں تک پہنچائے)کے مبتدی طالبین کے لیے بعض اوراد اور آداب کو بیان کرنے پر مشتمل ہے ۔

جاننا چاہیے کہ یہ طریقہ سنت سنیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے پر مبنی ہے۔اور ناپسندیدہ بدعات سے اجتناب پر اس کی بنیاد ہے۔اور عقائد میں اہل سنت والجماعت شکراللہ سعیہم کے مقرر کردہ عقائد کو اختیار کرتا ہے۔نیز فروعی مسائل میں حنفیہ و مالکیہ وحنبلیہ اور شافعیہ میں سے کسی ایک کی تقلید کا قائل ہے۔معرفت الہی کا حصول شریعت غراسینہ اور اخلاق نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کئے بغیر اور مشائخ کرام جو حق تعالیٰ شانہ کی رسائی کا وسیلہ ہیں کی محبت اور امداد کے بغیر ناممکن ہے۔پس مرید کے لئے واجب ہے کہ کسی اللہ کے دوست اور خدا رسیدہ بزرگ طریقہ سے اخذ بیعت کرے۔اور ذکر کی تلقین حاصل کرنے سے مشرف ہو۔مرید کو چاہئے آخر شب برائے ادائیگی تہجد بیدار ہوتے ہی استغفراللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ،اور اللہ اکبر دس دس بار ورد کرے۔بعد ازاں طہارت وغیرہ نماز تہجد ادا کرے جس کی ادنیٰ مقدار دو رکعت اور اعلی مقدار بارہ رکعت ہے۔اس کے بعد شیخ کے تلقین کردہ ذکر میں مشغول ہو جائے۔اور یہ اسم ذات کا ذکر ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا کر اور دل کو وساوس و خطرات سے خالی کر کےبغیر حرکت زبان و دیگر اعضاء کے خیال سے لطیفہ قلب پر اللہ، اللہ کرنا ہے۔لطیفہ قلب کی جگہ بائیں پستان سے دو انگلی جانب پہلو ہے۔اس ذکر کا مفہوم یہ ہے کہ یہ وہ ذات پاک ہے جس پر ہم ایمان

لائے اور اسی مفہوم کو ملحوظ رکھے دوران ذکر سانس کو لینے اور باہر کرنے میں بے تکلف وبے کیف و بے تمثیل رہے۔اور زبان ظاہری سے بھی اللہ کا تلفظ نہ کرے۔اور اس قدر ذکر کرے کہ لطیفہ قلب ذکر سے جاری ہو جائے۔یعنی اسم ذات کا تخیل لطیفہ قلب میں راسخ ہو جائے۔اور جب بھی لطیفہ قلب کی طرف متوجہ ہوں یہی کیفیت ہو۔اگر شیخ نے اسے دوسرے لطائف بھی تعلیم کیے ہیں تو ان پر بھی اسی طریقے سے ذکر کرے۔اور دوسرا لطیفہ روح ہے اور اس کا محل دائیں پستان سے دو انگلی فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔تیسرا لطیفہ سر ہے۔جس کا مقام بائیں پستان سے دو انگلی فاصلہ پر مائل بہ وسط سینہ ہے۔چوتھا لطیفہ خفی ہے جس کا مقام دائیں پستان سے دو انگلی کے فاصلے پر مائل بہ وسط سینہ ہے۔پانچواں لطیفہ اخفی ہے اور اس کا مقام وسط سینہ ہے۔لطیفہ نفس کا مقام وسط پیشانی ہے۔لطیفہ قالب کامقام تمام بدن ہے تاکہ ہر بن مو سے ذکر جاری ہوجائے اور اس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے اوقات ذکر میں گزارے تاکہ قیمتی موتی حاصل کرلے اور اس کے اسرار کو جلد پالے اور ذکر کی کم از کم مقدار روزوشب میں ہر لطیفہ پر ایک ایک ہزار ہے۔اگر فرصت ہو تو لطیفہ قلب پر پانچ ہزار کی تعداد مکمل کرے یہ بہت بہتر ہے۔اگر شیخ نے مریدکو مراقبہ احدیت کی تعلیم کی ہے تو اس میں مشغول ہو جائے۔کیونکہ ذکر کا مقصود مراقبہ ہے۔اور مراقبہ میں اس ذات سے ورود فیض کو ملاحظہ کرنا ہے جو ذات تمام صفات کمال سے موصوف ہے اور تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہے۔سالک شیخ کے واسطے سے لطیفہ قلب پر یہ مراقبہ کرے۔اس مراقبہ میں سالک کو حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں حضور اور ماسوا سے بے پروا ہی حاصل ہوتی ہے۔اگر مرید کو اللہ جل شانہ کی عنایت سے یہ دولت حضور میسر آ جائے اور یہ کیفیت دو گھڑی قائم رہے تو شیخ اسے مراقبہ معیت کی تعلیم کرتا ہے۔اس میں بھی مریدکو مشغول رہنا چاہیے۔اور وہ فیض کے وارد ہونے کا انتظار کرنا ہے۔اس ذات سے جو اس کے ہمراہ ہے اور تمام عالم کے ذرات میں ہر ذرے کے ساتھ موجود ہے۔اس کو لطیفہ قلب پر شیخ کے واسطے سے دھیان میں رکھے اور اس مراقبہ پر ہیشگی اختیار کرے تا وقتیکہ اسے حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ دائمی حضور حاصل ہو جائے۔اور اس دائمی حضور کا مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہ کی طرف اس کی توجہ میں

اس کے دل میں کوئی اور خطرہ نہ گزرے۔چنانچہ اگر وہ ظاہری طور پر مخلوق کے ساتھ مشغول ہو مگر اس کا باطن اللہ تعالی کے ساتھ مشغول ہوناچاہیے۔اور نفی اثبات کا ذکر بھی کرنا چاہیے جس کا بہت زیادہ فائدہ ہے۔ذکر نفی اثبات دفعیہ خواطر ، اخلاق کی درستگی اور فنا کے حصول کا ذریعہ ہے ۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سانس کو کھینچ کر زیر ناف لاکر بند کرےاور بزبان خیال کلمہ "لا" کو ناف سے دماغ تک لائے اور لفظ "الہ" کو دائیں کندھے پر لے کر آئے اور لفظ" الا اللہ" کو تمام لطائف پر گزار کر اس کی ضرب لطیفہ قلب پر مارے۔اور اس میں شرط یہ ہے کہ معنی کا لحاظ یوں کرے کہ جز ذات پاک تبارک و تعالی کے کوئی موجود یا مقصود یا معبود نہیں اور دوران نفی اثبات کے جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو حرکت نہ دے بلکہ خیال سے ہی مشغول رہے اور بے تکلف رہے۔اور سانس باہر نکالتے وقت محمد رسول اللہ کہے اور وہ بھی بزبان خیال سے۔پہلے تین بار ایک سانس میں یہ ذکر کرے کچھ روز بعد پانچ بار ایک سانس میں کرے کچھ روز بعد سات بار بعد ازاں نو بار۔اسی طرح دو دو زیادہ کرتا جائے عدد طاق کی رعایت کرتے ہوئے یہاں تک کہ اکیس بار تک پہنچ جائے اور عادت بن جائے۔اور یہ اس ذکر کے اول درجات میں سے ہیں کہ جس پر ذکر کے اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسے ذوق شوق، باطنی حرارت اور مراقبہ میں استغراق کا حاصل ہونا وغیرہ اور یہ ذکر گیارہ سو بار روزوشب میں اوقات متفرقہ میں سے کسی وقت مقررہ پر کرتا رہے یہاں تک کہ مرید پر حضوری کی کیفیت غالب آجائے۔اس کے بعد تہلیل لسانی فائدہ پہنچائے گی۔جس سے دوام حضور حاصل ہوگا۔جس کا طریقہ یوں ہے کہ زبان سے کلمہ" لا الہ الا اللہ "کو پانچ ہزار بار ورد کرے اور اس میں معنی کا لحاظ یوں کرے کہ اپنی ذات کی نفی کررہا ہوں اور حق سبحانہ و تعالی کی ذات کا اثبات کرتا ہوں یہ تصور کرے۔دوران ذکر اور دوران مراقبہ خاص کر خطرات کے وارد ہونے کے وقت شیخ کی صورت کا تصور کرے اور تصور شیخ کمال تعظیم اور محبت کے ساتھ کرے اور اس کا نام رابطہ ہے اور یہ راہ سلوک میں بہت اہم ہے اور اس کے بہت فوائد ہیں۔پھر صبح کی سنتیں ادا کرے اور فرض کو باجماعت اول وقت میں ادا کرے اور ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر وردکرے اور اس کے بعد یوں

کہے" لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر "۔اور اگر اس مذکورہ کلمے کو بعد از نماز صبح اور بعد از نماز مغرب شام دس دس بار کہے تو بہتر ہے۔اور بعد از نماز صبح اور مغرب کے سات بارکلمہ اللھم اجرنی من النار کہے۔اس کے بعد ذکر قلبی و رابطہ اور دعا میں مشغول رہے۔طلوع آفتاب کے بعد چار رکعت سنت اشراق کے ادا کرے۔اس کے بعد اگر کوئی تحصیل علم میں مشغول ہے تو اسی کام میں مصروف ہو جائے اگر کوئی اور پیشے سے منسلک ہے خرید و فروخت وغیرہ کرتا ہے تو اس میں مشغول ہو جائے آداب کی رعایت کے ساتھ۔اور وہ ہیں حسن نیت ،سچ بولنا ، جھوٹ نہ بولنا، قسم نہ کھانا ، اورحق تعالیٰ شانہ سے بالکل غافل نہ ہونا بلکہ اسی کی یاد میں رہے اور جوں ہی کام کاج سے فارغ ہوجائے تو 25 بار استغفار کا کلمہ کہے اور کسی ایسے شخص کی صحبت نہ اختیار کرے جو طالب مولی نہیں اور منکران مشائخ طریقت مستند سے خاص طور پر ایسے اشخاص سے جو اس کے شیخ کے منکر ہیں یا اس پر اعتراض کرتے ہیں اس کو دوست نہ رکھے۔یا شیخ جس سے پرہیز کرے ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا زہر قاتل ہے ان سے جس قدر ہوسکے اجتناب کرنا چاہیے۔اور شیخ کے سامنے بے اختیار ہو کر رہے جیسے مردہ زندہ کے ہاتھ میں بے اختیار ہوتا ہے۔اور امرونہی کا نمونہ بن کر رہے اور ظاہری و باطنی آداب سے آراستہ ہوکر رہے۔ ماہ رمضان میں مختلف عبادات میں مشغول رہنا چاہیے۔تاکہ سارا مہینہ مکمل حضوری نصیب ہو جائے۔کیونکہ اس مبارک مہینے کی جمعیت تمام سال کی جمعیت کا سبب وموجب ہے۔اور اس ماہ میں تفرقہ باطن سارے سال کے تفرقہ کا موجب ہے۔جب کھانا کھانے لگے تو تمام آداب کی رعایت کرے۔ابتدا میں دونوں ہاتھ دھوئے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔ کھانے کے دوران حق تعالی سے غافل نہ ہو جائے بلکہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا رہے اگر مسنونہ چاشت کی نماز بارہ رکعت قرات خفیفہ سے ادا کرے تو بہتر ہے۔اور اوسط مقدار آٹھ رکعت ہے اور ادنی چار رکعت ہے۔اور ظہر سے پہلے کچھ دیر قیلولہ کرے تاکہ یہ تہجد میں اس کی مدد کرے۔اور زوال کے چار رکعت نفل طول قیام کے ساتھ ظہر سے پہلے ادا کرے۔ظہر کے بعد کچھ دیرتک تلاوت کلام پاک نہایت کمال ادب اور معانی میں تدبر کے ساتھ کرے۔اس کے بعد جس شخص کا کوئی کام وغیرہ ہو تو اس میں

مشغول ہو جائے۔اور جس کی کوئی مصروفیت نہ ہو وہ ذکر میں مشغول ہو جائے وقت عصر تک۔پھر عصر کی چار رکعت سنت ادا کرے پھر عصر کو باجماعت اول وقت میں ادا کرے۔پھر اگر کوئی کام وغیرہ ہے تو اس میں مشغول ہو جائے اگر کوئی کام وغیرہ نہیں ہے تو کتب تصوف خصوصا مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ یا دیگر رسائل سلوک حضرات کرام نقشبندیہ احمدیہ ر ضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطالعہ میں مشغول ہو جائے۔اور مکاشفات و ظہورات اگر مشاہدہ میں آئیں تو اس پر مغرور نہ ہو کیونکہ یہ اشیاء مقاصد میں سے نہیں ہے اور مقصود ظاہر و باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع پر استقامت ہے اور اپنے اخلاق کو درست کرنا ہے۔حلم ،تواضع وخاکساری، شفقت خصوصا عیال پر احسان، مدارات، ایثار خصوصا فقراء کے ساتھ اور عفو درگزر، سخاوت، حیا ،صدق و امانت ،ایفائے عہد ،حسن ظن، کسر نفسی اور جو اپنے پاس ہے اسے حقیر اور غیر کے پاس موجود شئے کو بڑا سمجھنا ایسے اعلیٰ اوصاف کو اختیار کرے۔جھوٹ ،خیانت، غصہ ،جنگ و جدل ،چرب زبانی ،گالم گلوچ، فحش گوئی ،اہانت خلق اور لوگوں کو اذیت و تکلیف پہنچانااور ظلم وغیرہ سے بچ کر رہے۔اور باطن کو توبہ، انابت، زہدو ورع ، صبر، شکر،توکل، رضا، اخلاص، رجا اور خوف ایسے اوصاف سے مزین کرے۔ حرص، بخل ،حقد و حسد، بغض و تکبر، عجب ،ریاکاری اور سمعہ وغیرہ سے باطن کو پاک رکھے۔ اور مرید کو چاہیے کہ دن کے آغاز اور آخر میں تسبیح، تہلیل ،تحمید، تکبیر ،استغفار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے میں مشغول رہا کرے۔مغرب کا وقت جب داخل ہو جائے تو بلا تاخیر فرض با جماعت ادا کرے سنن و آداب کے ساتھ۔اگر اوابین کے نوافل مسنونہ ادا کرنا چاہے تو اعلی مقدار اس کی بیس رکعت ہے اوسط مقدار بارہ رکعت ہے اور ادنیٰ مقدار چھ رکعت ہے اور یہی بہتر ہے۔بعد ازاں عشاء تک ذکر و مراقبہ میں مشغول رہے۔پھر عشاء کی سنتیں ادا کرے اور فرض کو باجماعت تمام آداب و سنن کے ساتھ ادا کرے۔اور سونے سے پہلے 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 34 بار اللہ اکبر کی تسبیح پڑھے۔اور سونے تک کسی اور کام میں مشغول نہ ہو سوائے حق تعالی کی یاد کے۔حتیٰ کہ نیند میں مصروف ہو جائے۔چاہیے کہ بستر پر

باوضو دائیں کروٹ پر قبلہ رخ ہو کر سوئے۔اور تہجد کے ارادے سے پاک صاف بستر پر سوئے بلکہ مرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام اوقات میں ہمیشہ باوضو رہے۔کیونکہ طہارت ظاہری کو طہارت باطنی کے لئے عظیم تاثیر حاصل ہے۔مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے مشائخ کرام کے توسل سے شب و روز میں کسی ایک وقت اور زیادہ اعلی وقت اسکا تہجد کی نماز سے فراغت حاصل کر کے بارگاہ کبریا میں التجا کرے۔اگر دو وقت ایسا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ ایک بار اورسورۃ اخلاص تین بار پڑھے پھر یوں عرض کرے۔الہی جو کلام پاک میں نے تلاوت کی اس کا ثواب روح مقدس حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، صحابہ ،تابعین، اولیاء اور صالحین کی ارواح عالیہ کو اور خاص کر حضرات نقشبندیہ احمدیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارھم العالیہ کی ارواح کو پہنچا۔پھر شجرہ پڑھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اپنے شیخ کریم کے ناموں کو پڑھے پھر دعا مانگے

الہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ

شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ بزبان فارسی و مختصر از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی ذبیح رحمۃ اللہ علیہ

احمد وصدیق و سلمان قاسم وجعفر دیگر

بایزید و بو الحسن بوالقاسم خورشید فر

بوعلی بحر عطا بویوسف ابر مکرمت۔

عبدالخالق عارف و محمود شاہ دادگر

بو علی بابا سماسی پس کلال ونقشبند

پس علاءالدین یعقوب آں مہ چرخ ہنر۔

پس عبیداللہ و زاہد خواجہ درویش اجل

خواجگی خواجہ باقی وارث خیرالبشر

پس مجدد عروۃ الوثقیٰ و سیف الدین بود

پس محمد محسن نور محمد خوان زبر

جانجانست عبداللہ شاہ بو سعید۔

زاں سپس احمد سعید آں رازدان خیروشر۔

پس جناب دوست محمد آں امام الاولیاء

خواجہ عثمان آنکہ وصفش زانچہ گویم بیشتر۔

پس سراج الدین محمد آفتاب نقشبند

خواجہ ابراہیم حافظ قبلۂ جن و بشر

عاصیم شرمندہ ام افتادہ ام بردر گہت

رحم کن بر ما طفیل ایں عزیزان خوش سیر

عرض میدارد ذبیح ناتوان و رو سیاہ

مستجابش کن بجاہ صاحب خیر البشر۔

شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ درزبان عربی۔

1. الٰہی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین وسیلتنا فی الدارین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔
2. الٰہی بحرمت امیرالمومنین امام المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
3. الٰہی بحرمت صحابی مقبول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت قاسم رحمتہ اللہ علیہ
5. الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ
6. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ
7. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ
8. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ
9. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
10. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ
11. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ
12. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت محمود انجیرفغنوی رحمتہ اللہ علیہ
13. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت عزیزاں علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ
14. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ
15. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید امیر کلال سوخاری رحمتہ اللہ علیہ
16. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امام الطریقت حضرت سید بہاؤالدین محمد نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ
17. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت علاء الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ
18. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ
19. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ناصر الدین عبید اللہ احرار فاروقی رحمتہ اللہ علیہ
20. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت محمد زاہد ولی رحمتہ اللہ علیہ

21.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت رضی الدین محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24.الہی بحرمت شیخ المشائخ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

25.الہی بحرمت شیخ المشائخ عروۃ الوثقیٰ حضرت محمد معصوم سرہندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

26.الہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان الاولیاء حضرت سیف الدین سرہندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

27.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

28.الہی بحرمت شیخ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر علوی رحمۃ اللہ علیہ

29.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت عبداللہ علی معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

30.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شاہ ابو سعید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

31.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

32.الہی بحرمت شیخ المشائخ حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

33.الہی بحرمت شیخ المشائخ زبدۃ الفقہاء والمحدثین صاحب المقامات الاحمدیہ مصدر الکرامات الجلیۃ الفانی فی اللہ والباقی باللہ قیوم زماں محبوب رحمان سیدنا و مولانا حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی رحمۃ اللہ علیہ

34.الہی بحرمت شیخ المشائخ مجمع البحار مظہر الانوار العالم الفاضل و القطب الکامل محبوب رب العالمین ولی ابن ولی شیخی و امامی پیر دستگیر حضرت خواجہ محمد سراج الملۃ و الدین صاحب دامانی قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ

35.الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم قلندر دامانی رحمۃ اللہ علیہ

36.الہی بحرمت شیخ المشائخ متوکل علی اللہ حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی نقشبندی مجددی معصومی مظہری رحمۃ اللہ علیہ

37. الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت مفتی حافظ محمد سعید سراجی نقشبندی مجددی معصومی رحمۃ اللہ علیہ

برفقیر[1] رحم فرما و محبت و معرفت عطا فرما وہ جملہ حاجات دینی و دنیاوی سرانجام فرما وجمعیت ظاہری و باطنی و برکات و فیوضات ایں بزرگان روزے کن

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ربنا لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والآخرۃالا قضیتہا آمین بجاہ سید المرسلین محمد و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

کمپوزنگ: محمد طاہر رفیق نقشبندی ایم ایس علوم اسلامیہ

[1] یہاں شجرہ طیبہ پڑھنے والا اپنا نام لے۔